

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 21ء کے امکانات

1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو نومبر 2020ء کے بعد سے اہم معاشی اظہاریوں میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا۔

2- حقیقی شعبے کا جائزہ لیتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ملکی طلب میں مزید اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ کہا گیا کہ کووڈ 19 کی دوسری لہر نے اب تک معاشی سرگرمیوں کو کوئی خاص متاثر نہیں کیا ہے۔ بڑے پیمانے کی ایشیائی (ایل ایس ایم) کی بعض صنعتوں میں کچھ شعبوں میں خاصی مستحکم فروخت اور روزگار درج کیا گیا۔ زراعت میں، گندم کے زیر کاشت رقبے میں، پچھلے سال کے مقابلے میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا تاہم، اس اضافے سے رواں سال کے دوران کپاس کی پیداوار میں متوقع کمی کے اثرات کو دور نہیں کیا جاسکتا۔

3- بڑے پیمانے کی ایشیائی نے اکتوبر اور نومبر 2020ء میں بالترتیب 7.4 اور 14.5 فیصد سال بسال نمو حاصل کی۔ ایل ایس ایم کے ذیلی 15 میں سے 12 شعبوں میں نومبر کے دوران نمو ہوئی۔ ان 12 ذیلی شعبوں میں سے خاصا اہم حصہ خوراک کے شعبے سے آیا جس کا سبب یہ ہے کہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال چینی کی پیداوار نسبتاً جلد شروع ہوئی۔ اسٹاف نے ایم پی سی کو مزید تفصیل بتائی کہ اگر چینی کی پیداوار سے قطع نظر کیا جائے تب بھی نومبر 2020ء میں ایل ایس ایم کی نمو 7.2 فیصد رہی۔ تاہم، پچھلے چند مہینوں میں مضبوط بحالی کے باوجود، آٹو موبائل اور فولاد جیسے اہم شعبوں کا پیداواری حجم ابھی اُس سطح پر نہیں پہنچ سکا جو سطح مالی سال 19ء میں دیکھی گئی تھی، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ معیشت کو کووڈ 19 کے نتیجے میں آنے والے سکڑاؤ سے پوری طرح بحال نہیں ہو سکی ہے۔

4- طلب کے عوامل پر بحث میں کمیٹی کو بتایا گیا کہ کچھ صنعتوں (جیسے سیمنٹ اور پیٹرولیم مصنوعات) کی اوسط فروخت کا حجم کئی برسوں کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا ہے۔ دسمبر 2020ء میں ٹریکٹروں، کاروں، بجلیوں اور موٹر سائیکلوں کی فروخت میں اضافے کی وجہ سے آٹو موبائل کی فروخت میں 24.1 فیصد کا وسیع

الہنیاد اضافہ ہوا۔ تاہم، صنعت کے مطابق، وہ اب بھی تقریباً 60 سے 70 فیصد استعداد پر کام کر رہی ہے۔ سینٹ کی ملکی فروخت 2020ء کے آخری دو ماہ میں مستحکم رہی، نجی اور سرکاری دونوں شعبوں میں اس کی طلب بڑھی۔ صنعت کے تخمینوں کے مطابق جنوری 2021ء تک اس شعبے میں استعداد کا استعمال 80 فیصد تک پہنچ جائے گا۔

5- نومبر اور دسمبر 2020ء میں بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک میں بڑھی ہوئی معاشی سرگرمی اور بلند پیداوار نے پیٹرولیم مصنوعات کی مستحکم فروخت میں اپنا حصہ ڈالا، جس میں بڑی طلب ٹرانسپورٹ اور صنعتی شعبوں کی طرف سے آئی۔ مزید برآں، یہ اجاگر کیا گیا کہ ایل ایس ایم صنعتوں میں سے ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل دونوں شعبوں میں روزگار کی صورت حال بہتر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ، پاکستان دفتر شماریات کے سروے کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ کووڈ 19 کے دوران روزگار میں کمی آنے کے بعد، تمام صنعتوں میں زبردست بحالی دیکھی گئی ہے اور اب وہ روزگار کے معاملے میں کووڈ 19 سے پہلے کی سطح کی طرف لوٹ رہی ہیں۔

6- خدمات کے شعبے کے اظہاریوں پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جی ڈی پی میں تھوک اور خردہ تجارت کا خدمات کے شعبے میں حصہ تقریباً 17.0 فیصد ہے۔ اس شعبے میں اضافہ قدر بنیادی طور پر ایشیائی ممالک، زراعت اور درآمدات میں ہونے والی پیشرفت پر مبنی ہے۔ مالی سال 20ء کے دوران درآمدات اور بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک میں زبردست کمی دیکھنے میں آئی، جس کی وجہ سے تھوک اور تجارتی خدمات کے اضافہ قدر میں بھی کمی ہوئی۔ تاہم مالی سال 21ء میں، اسٹیٹ بینک کا تخمینہ ہے کہ ان دونوں شعبوں میں بحالی آئے گی جس کے نتیجے میں تجارتی خدمات کی بحالی بھی متوقع ہے۔ مزید برآں، ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلاتی خدمات کے ایک اہم اظہاریے، یعنی تجارتی گاڑیوں کی فروخت، میں پورے مالی سال 20ء میں کمی واقع ہوئی۔ تاہم مالی سال 21ء میں تجارتی گاڑیوں کی فروخت میں بحالی دیکھی گئی جس سے نقل و حمل کی خدمات میں اضافہ قدر کی متوقع بحالی کی بنیاد فراہم ہوتی ہے۔

7- بعد ازاں اسٹاف نے ایم پی سی کو حقیقی شعبے کے تخمینوں سے آگاہ کیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ کپاس کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے مالی سال 21ء کے لیے زرعی نمو کو نظر ثانی کے بعد کم کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک کی نمو میں اضافے کی بنا پر صنعت کی نمو کے تخمینے پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ مزید برآں، کووڈ 19 کی دوسری لہر کی وجہ سے غیر یقینی صورت حال کے ساتھ ساتھ زراعت اور صنعت کے لیے مختلف پیش گوئیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خدمات کے لیے پیش گوئی برقرار رکھی گئی ہے۔ چنانچہ مالی سال 21ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی نمو کا تخمینہ نظر ثانی کے تحت بڑھا یا گیا ہے جو پہلے 2.1 فیصد تھا۔ نمو کے تخمینے پر نظر ثانی کے پیچھے مددگار عوامل یہ ہیں: (i) عام معاشی سرگرمیوں (پیداوار اور صرف دونوں) میں مسلسل اضافہ جیسا کہ بلند تعدد کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے، (ii) برآمدات اور ترسیلات زر میں حوصلہ افزائی، (iii) کاروباری احساسات میں مستقل بہتری، اور (iv) نئے مالیاتی اقدامات، مثال کے طور پر تعمیراتی پیکیج میں توسیع۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ معیشت اب بھی اپنی استعداد سے خاصی کم سطح پر کام کر رہی ہے اور جی ڈی پی کے تخمینے متعدد خطرات کی وجہ سے زبردست غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہیں، جن میں یہ خطرات شامل ہیں: (i) مالیاتی سختی (ii) کورونا ویکسین کی ملکی تیاری میں توقع سے زیادہ سست روی، (iii) کورونا کے نئے روپ، (iv) سینٹ اور فولاد جیسے تعمیراتی ساز و سامان کی قیمت میں اضافہ، اور (v) بندرگاہوں پر کنٹینر کی کمی کی وجہ سے رسد میں خلل پڑنا۔ اپ سائڈ خطرات میں یہ شامل ہیں: (i) دنیا بھر میں ویکسین کی تیزی سے تیاری، (ii) ترسیلات زر میں مسلسل اضافہ، اور (iii) برآمدات میں توقع سے زیادہ اضافہ۔

8- اس کے بعد اسٹاف نے عالمی معاشی حالات پر بحث کرتے ہوئے یہ اجاگر کیا کہ بہتر ہوتے ہوئے عالمی معاشی امکانات کے ساتھ پاکستان نے بیرونی شعبے میں مزید فوائد حاصل کیے ہیں۔ خاص طور پر اسٹیٹ بینک کے ذخائر دسمبر 2017ء کے بعد سے اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ چکے ہیں، جو نومبر 2020ء کے آخر تک بڑھ کر 13.4 ارب امریکی ڈالر ہو چکے ہیں۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ جاری حسابات کا خسارہ دسمبر 2020ء میں 662 ملین امریکی ڈالر تک پہنچنے کے باوجود مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں مجموعی طور پر 1.1 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔ اس اضافے کے معاون عوامل کارکنوں کی ترسیلات کی نمایاں طور پر زیادہ رقم ہے جو جون 2020ء کے بعد سے ہر ماہ 2.0 ارب ڈالر سے زائد رہی ہے، جبکہ آئی سی ٹی خدمات کی بلند برآمدات (مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال تقریباً 40 فیصد اضافہ) اور بلند قدر اضافی والی ٹیکسٹائل برآمدات (مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 15 فیصد سال بسال اضافہ) نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

9- مزید، یہ بھی بتایا گیا کہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص مالی رقوم کی آمد 49.0 ملین ڈالر کی کمزور سطح پر رہی۔ اس کا سبب توقع سے کم بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، بیرونی پورٹ فولیو رقوم کا اخراج، اور ساتھ ساتھ بینکوں کے بیرون ملک جمع ہونے والے اثاثے اور ان کے بیرونی واجبات کی زیادہ ادائیگی تھی۔

10- عالمی منڈیوں سے ملنے والے احساسات کے بلند تعدد کے اظہار یوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ کورونا کی پہلی لہر کے بعد بلومبرگ کا عالمی ایشیا سازی کا پریزنگ شیجر انڈیکس (پی ایم آئی) ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی یافتہ معیشتوں دونوں میں بہتر ہوا ہے۔ حوصلہ افزا طور پر، وبا کی جاری دوسری لہر کے باوجود بہتری کا یہ عمل بھی برقرار ہے۔ مزید برآں، زرعی اجناس اور صنعتی دھاتوں کی قیمتوں میں پچھلے سال کے مقابلے میں بحالی آئی ہے، جبکہ توانائی کی قیمتیں بتدریج بڑھ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ، عالمی ایکویٹی مارکیٹوں میں بہتری جاری ہے۔

11- یہ بات اجاگر کی گئی کہ جون 2020ء کے بعد سے ہر ماہ یعنی مسلسل ساتویں ماہ کے دوران کارکنوں کی ترسیلات 2.0 ارب ڈالر سے اوپر رہیں۔ پاکستان میں ترسیلات زر کا یہ رجحان چند ہر سہ ممالک میں دیکھے گئے رجحان سے بہت مختلف نہیں ہے۔ مزید یہ کہ دسمبر 2020ء کے دوران بیرون ملک خاص طور پر سعودی عرب جانے والے رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد میں تیزی سے بحالی کو مد نظر رکھا جائے تو کارکنوں کی ترسیلات زر کے حالات میں بہتری آئی ہے۔ توقع ہے کہ مالی سال 21ء کے باقی مہینوں میں بھی ترسیلات زر ماہانہ 2.0 ارب ڈالر کی سطح برقرار رکھیں گی۔ اس پیش گوئی کے پس پردہ عوامل میں رقم کی ترسیل کے لیے سرکاری ذرائع کا بڑھتا ہوا استعمال، شرح مبادلہ کی منظم صورت حال، اور بین الاقوامی سفر پر پابندیاں شامل ہیں جو کورونا کی دوسری لہر کی وجہ سے برقرار ہیں۔

12- اس منظر نامے پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ پاکستان دفتر شاریات (پی بی ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق برآمدات میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال 5.1 فیصد شرح نمو درج کی گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 3.1 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اس اضافے کی وجہ بنیادی طور پر بہتر قیمتیں اور اعلیٰ قدر اضافی (ایچ ڈی اے) کی ٹیکسٹائل کے برآمدی حجم میں اضافہ ہے۔ ایچ ڈی اے ٹیکسٹائل کے علاوہ، انجینئرنگ کے ساز و سامان، آلات جراحی اور دواؤں کی برآمدات میں بھی قابل ذکر بہتری آئی۔ مجموعی طور پر، دسمبر 2020ء میں برآمدی حجم بڑھ گیا اور کورونا وبا سے پہلے کی سطح سے آگے نکل گیا۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ پی بی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق درآمدات میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال 5.5 فیصد کی تیز رفتار نمو دیکھنے میں آئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 17.0 فیصد کمی تھی۔ حالیہ اضافہ زیادہ تر کھانے پینے کی اشیاء جیسے گندم اور چینی کی درآمد سے ہوا ہے۔ مزید برآں، یہ واضح کیا گیا کہ تیل کی درآمدی مقدار میں اضافے کے باوجود تیل کی مجموعی درآمدی مالیت اب بھی کم ہے جس سے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کی کم بین الاقوامی قیمتوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ ایشیائی سرمایہ کے لیے خام مال کی درآمدات میں بھی اضافہ ہونے لگا ہے، جو ملکی معاشی سرگرمیوں میں بحالی کا اشارہ دیتا ہے۔

13- اسٹاف نے مالی کھاتے کے بارے میں مزید آگاہی دیتے ہوئے بتایا کہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد کم ہو کر 10.95 ارب ڈالر رہ گئی جو گزشتہ سال اسی مدت میں 1.36 ارب ڈالر تھی تاہم، چین پاکستان اکنامک کوریڈور (سی پیک) کے تحت بنیادی ڈھانچے اور توانائی کے منصوبوں پر کام جاری رکھنے کی توقع کی جائے تو مالی سال 21ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری تقریباً 2.0 ارب امریکی ڈالر تک بچنے کی امید ہے۔

14- کمیٹی کو مالی سال 21ء کے لیے بیرونی شعبے کے تخمینوں کے بارے میں بتایا گیا۔ نومبر 2020ء میں ایم پی سی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے برآمدات کی متوقع حد جو کم کی توں رہی ہے، باوجودیکہ ایچ ڈی اے ٹیکسٹائل کی برآمد میں اضافہ ہوا، بیرونی ماحول بہتر ہوا اور حکومت اور اسٹیٹ بینک کی معاون پالیسیوں کو بھی بہتر بنایا گیا۔ تاہم، عارضی اقتصادی ریلیف سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت مشینری کی درآمد میں متوقع اضافے، گندم اور چینی کی درآمدات کی توقع سے زیادہ رہنے، تیل اور اجناس کی قیمتیں بڑھنے کے رجحان اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں توقع سے زیادہ بہتری کی بنا پر درآمدات کا تخمینہ نظر ثانی کے بعد بڑھا دیا گیا

ہے۔ ترسیلات زر بھی نومبر 2020ء میں کیے گئے تخمینوں کے مقابلے میں زیادہ شرح سے بڑھنے کی امید ہے۔ اس کے نتیجے میں، توقع ہے کہ جاری حسابات کا خسارہ بہتری کے بعد جی ڈی پی کے 0.0 سے 1.0 فیصد کی حد میں رہے گا۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ مالی رقوم کی آمد میں بہتری کا انحصار کثیر الجہتی قرضوں کے بروقت حصول اور یورو بانڈز کے کامیاب اجرا پر ہو گا۔

15- مالیاتی پیشرفت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ اکتوبر اور نومبر 2020ء کے دوران مجموعی مالیاتی توازن اور بنیادی توازن میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں جو بہتری آئی ہے وہ بالترتیب جی ڈی پی کے 0.2 فیصد اور 0.3 فیصد مساوی اضافہ ہے۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ ٹیکس اور نان ٹیکس محصولات میں اضافہ اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات کا تقریباً برابر قرار ہونا ہے۔ مجموعی لحاظ سے بنیادی فاضل رقم اگرچہ بڑھ گئی تاہم مجموعی مالیاتی خسارے میں اضافہ ہوا اور وہ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران جی ڈی پی کا 1.8 فیصد ہو گیا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں وہ جی ڈی پی کا 1.6 فیصد تھا۔ خسارے میں یہ اضافہ زیادہ تر اخراجات جاریہ سے ہوا، جس کا بنیادی سبب بلند سودی ادائیگی ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران سودی ادائیگیوں میں 30.8 فیصد اضافہ ہوا، اور یہ 1037 ارب روپے ہے، جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 793 ارب روپے تھے۔

16- زری مجموعوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ زرو سٹیج (ایم 2) میں یکم جولائی تا 8 جنوری مالی سال 21ء کے دوران 4.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں 3.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ نومبر 2020ء تک، ایم 2 میں توسیع بڑی حد تک بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے کے نتیجے میں ہوئی تاہم دسمبر 2020ء کے آغاز سے خالص ملکی اثاثوں میں اضافے نے بھی اس میں اپنا حصہ ڈالنا شروع کر دیا۔ بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں اضافے کی بنیادی وجہ نجی شعبے کے قرضے (پی ایس سی) میں تیزی سے اضافہ اور بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری تھی۔ مزید برآں، اسٹاف نے ایم پی سی کو آگاہ کیا کہ گزشتہ اجلاس کے بعد سے زر محفوظ میں نسبتاً پست اضافہ دیکھا گیا ہے کیونکہ زیر گردش کرنسی میں نمایاں کمی آئی۔ زیر گردش کرنسی میں کمی اور ساتھ ساتھ ڈپازٹس میں اضافے نے کرنسی اور ڈپازٹس کا تناسب بہتر کر دیا ہے جس سے ضارب زر میں اضافہ ہوا ہے۔

17- نیز، اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ نومبر 2020ء میں آخری اجلاس کے بعد سے پی ایس سی میں توسیع بنیادی طور پر جاری سرمائے کے قرضوں کی بنا پر ہوئی، جس میں مالی سال 21ء کے پہلے چار ماہ کے دوران خالص واپسی درج کرنے کے بعد نومبر 2020ء میں قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ مالی سال 21ء کے آغاز سے ہی معینہ سرمایہ کاری قرضوں اور صارفی مالکاری میں اضافہ ہو رہا تھا۔

18- تفصیلی گفتگو میں کمیٹی کو بتایا گیا کہ یکم جولائی تا 08 جنوری مالی سال 21ء کے دوران پی ایس سی میں 215.5 ارب روپے کا مجموعی بہاؤ رہا جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں 130.2 ارب روپے تھا۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ انویسٹری کی پست سطح کی بنا پر اکتوبر تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران اور اس کے بعد جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بحال ہوئی، اور آئندہ بھی خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور ملکی فروخت اور برآمدات میں مستقل اضافے کی وجہ سے جاری سرمائے کے قرضوں کی مانگ میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 21ء کے دوران مجموعی بنیادوں پر معینہ سرمایہ کاری قرضے 103 ارب روپے ریکارڈ کیے گئے جو مالی سال 17ء کے بعد بلند ترین نمو ہے۔ اس رجحان کا بنیادی سبب قرض لینے کی کم لاگت اور اسٹیٹ بینک کی فنانسنگ اسکیموں کے اثرات کو قرار دیا گیا۔ اسٹیٹ بینک کی اسکیموں کا تخمینہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ ٹی ای آر ایف کے تحت 300 ارب روپے سے زائد کے قرضوں کے لیے درخواستیں منظور کی گئی ہیں، ان قرضوں کی فراہمی معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے میں معاون ثابت ہوگی۔

19- نیز، یہ بھی بتایا گیا کہ ان اسباب سے پی ایس سی کی نمو کی توقع کی جا رہی ہے: (i) بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں قابل ذکر بہتری، (ii) رہائشی اور تعمیراتی قرضوں میں تسلسل، (iii) کم اور مستحکم رسک پر بیمہ کے ساتھ قرض لینے کی پست لاگت، اور (iv) اسٹیٹ بینک کی ٹی ای آر ایف اسکیم کے تحت قرض کی رقم کی تیز تر ادائیگی۔

20- اس کے بعد عملے نے افراط زر کے حوالے سے حالیہ پیشرفت پر روشنی ڈالی۔ ملکی صارف اشاریہ قیمت میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر دسمبر 2020ء میں 0.7 فیصد کمی واقع ہوئی جو نومبر میں 0.8 فیصد بڑھی تھی۔ ملکی صارف اشاریہ قیمت سال بسال بنیاد پر، دسمبر 2020ء میں کم ہو کر 8.0 فیصد رہ گئی، جو جون 2019ء کے بعد سب سے پست سطح ہے۔ حساس قیمت اظہاریہ (ایس پی آئی) بھی جنوری 2021ء کے ابتدائی دو ہفتوں میں اعتدال کی طرف مائل رہا جس کی سال بسال نمو 5.8 فیصد ہے۔ مزید برآں، اسٹاف نے آگاہ کیا کہ تازہ فصلوں کی آمد اور ملک بھر میں کم درجہ حرارت کی وجہ سے تلف پذیر اشیا کی شیف لائف بہتر ہوئی ہے اور مہنگائی لانے میں ان کی حصہ داری کم ہو گئی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ چینی، گندم، دالیں اور چاول جیسی ضروری اشیا کی قیمتوں میں پچھلے دو ماہ میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ شہری اور دیہی علاقوں میں قوزی مہنگائی اب بھی اوسط سطح پر ہے۔

21- مزید بتایا گیا کہ مہنگائی کے دباؤ میں ان عوامل کی بنا پر کمی آئی ہے: (i) طلب کا دباؤ کم رہنے کی بنا پر قوزی مہنگائی کا اوسط رہنا (ii) تلف پذیر غذائی اشیا کی فراہمی کے حالات میں بہتری، اور (iii) غیر تلف پذیر غذائی اشیا جیسے گندم اور چینی کی درآمدات اور بہتر انتظام۔

22- اپنے تخمینے پیش کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ مالی سال 21ء کی مہنگائی اب بھی 7.0 سے 9.0 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے باوجودیکہ اس پیش گوئی میں معمولی سا اضافہ ہوا ہے۔ بتایا گیا کہ یہ پیش گوئی متعدد مفروضوں پر منحصر ہے، جیسے خام تیل کی قیمتوں پر نظر ثانی کے نتیجے میں اضافہ، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو اور ساتھ ساتھ اور پالیسی ریٹ برقرار رہنا۔ ان تخمینوں کے منفی پہلوؤں میں گندم، چینی اور دیگر ضروری اشیا میں توقع سے پست نمو اور ان کی قیمتوں کا معمول پر آنا شامل ہے۔ اضافے کے خطرات میں بجلی کے نرخوں پر نظر ثانی سے اضافے سے رسدی دھچکے، اور غذائی قیمتوں میں غیر متوقع اضافہ، اور بڑھتا ہوا اور لڈ کنٹری انڈیکس شامل ہیں۔

23- اسٹاف نے آگاہ کیا کہ معیشت میں اضافی گنجائش کے علاوہ فارم اور نان فارم کے خام مال کی پست لاگت کی بنا پر اگلے مہینوں میں مہنگائی کم رہے گی۔ خاص طور پر، مالی سال 21ء کا پیداواری فرق منفی رہنے کا تخمینہ ہے حتیٰ کہ جی ڈی پی کی نمو پر نظر ثانی شدہ قدرے زیادہ تخمینے کے باوجود۔

24- اس کے بعد اسٹاف نے مہنگائی کے منظر نامے پیش کیے جو جی ڈی پی کی نمو اور بجلی کے نرخوں میں اضافے کے توسیعی امکانات پر مبنی تھے۔ کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی شرح پر ان کے ممکنہ مضمرات پر غور کیا۔

مالی بازار اور انتظام ذخائر

25- کمیٹی کو زری پالیسی پر عمل درآمد سے متعلق آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ بین الینک شینہ ریپورٹ اوسط 7.10 فیصد کے آس پاس رہا جبکہ پالیسی ٹارگٹ ریٹ 7.0 فیصد تھا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ زری پالیسی پر عمل درآمد حالات میں کیا گیا کہ دو ذرائع سے بینکاری نظام میں اضافی سیالیت کا ادخال کیا گیا: (i) اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثے، اور (ii) اسٹیٹ بینک کی مختلف ری فننس اسکیمیں۔ 24 نومبر تا 14 جنوری مالی سال 21ء کے دوران بازار زر کے سودوں کے ذریعے 874 ارب روپے کا اوسط پومیہ واجب الادا خالص ادخال ہوا۔

26- یہ واضح کیا گیا کہ پالیسی شرح میں کوئی تبدیلی نہ کرنے کے باوجود ثانوی بازار کی یافت پورے خط یافت میں بڑھ گئی جس کا ممکنہ سبب یہ ہے کہ مارکیٹ کو پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع ہے۔ چنانچہ، حکومت پاکستان کی قرضہ تمسکات میں مارکیٹ کی زیادہ دلچسپی فی الحال 3 ماہ کے ٹی بلوں میں مرکوز ہے۔ ملکی سرکاری قرضے کے خاکہ عرصیت پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بات نوٹ کی گئی کہ قلیل مدتی قرضہ تمسکات میں ارتکاز حال میں بڑھا ہے۔

27- مزید، یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی پیرٹی (parity) نے دو طرفہ خوش آئند حرکت کا مظاہرہ کیا ہے اور وہ فی امریکی ڈالر لگ بھگ 160.5 روپے ہے۔ گزشتہ زری پالیسی کے وقت یہ 160.0 سے 161.0 روپے فی امریکی ڈالر تھی اور بازار مبادلہ میں سیالیت بہتر ہو رہی ہے۔

ماڈل پر مبنی تجزیہ

28- اسٹاف نے کمیٹی کو ماڈل کے بنیادی مفروضوں سے آگاہ کیا اور کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے ہونے والی دو اہم پیشرفت پر روشنی ڈالی۔ سب سے پہلے وسط دسمبر میں امریکی فیڈرل ریزرو کی طرف سے جاری کردہ "معاشی پیش گوئی کا خلاصہ" میں 2021ء میں امریکی معیشت کی شرح نمو بعد از نظر ثانی 4.7 فیصد دکھائی گئی جبکہ ستمبر 2020ء میں 4.0 فیصد نمو کی توقع ظاہر کی گئی تھی۔ دوسرے، امریکی معیشت میں مہنگائی کی پیشگوئی بھی نظر ثانی کے بعد بڑھائی گئی ہے، جبکہ مستقبل قریب کے لیے فیڈرل فنڈز ریٹ (ایف ایف آر) جوں کا توں صفر کے قریب رہنے کا تخمینہ ہے۔ بتایا گیا کہ اس پیش رفت سے اور تازہ ترین اعداد و شمار کے شامل ہونے سے پاکستان کے معاشی نقطہ نظر کا ماڈل پر مبنی تجزیہ متاثر ہوا ہے۔

29- یہ مزید وضاحت کی گئی کہ نومبر 2020ء میں پیش کردہ پیش گوئی کے مقابلے میں، مالی سال 21ء میں مہنگائی کی شرح کی موجودہ پیش گوئی کو نظر ثانی کے تحت بڑھادیا گیا ہے۔ اسی طرح مالی سال 22ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے میں بھی نظر ثانی کے بعد معمولی اضافہ کیا گیا ہے۔ مہنگائی کی ممکنہ شرح بڑھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے: (i) حال ہی میں بجلی کے نرخوں میں اضافہ، (ii) تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں جاری اور متوقع اضافہ، اور (iii) مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء کا نمو کا بہتر منظر نامہ۔ کمیٹی نے ہدف کے حوالے سے وسط مدت میں مہنگائی کی پیش گوئی پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس کے علاوہ مہنگائی کو وسط مدت میں 5 سے 7 فیصد کی حد میں لانے کی خاطر ماڈل میں تجویز کردہ ممکنہ شرح سود پر بحث کی گئی۔

30- اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ کورونا کے ممکنہ اثرات کی بنا پر مالی سال 21ء کے لیے پاکستان کی شرح نمو پر صورت حال اب بھی خاصی غیر یقینی ہے، جیسا کہ بین الاقوامی مالی اداروں اور ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستان کے معاشی منظر نامے کے بارے میں جو مختلف امکانات ظاہر کیے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے۔ اس غیر یقینی صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ماڈل نے تجویز کیا کہ شرح سود تبدیل نہ کی جائے۔

31- آخر میں، اسٹاف نے ان موضوعات پر متبادل منظر نامے پیش کیے: (i) جی ڈی پی کی بلند شرح نمو، (ii) ٹیرف ایڈجسٹمنٹ کا توسیعی راستہ، اور (iii) تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں ردوبدل اور شرح مبادلہ کے آئندہ امکانات۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سروے نتائج

32- اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اعتماد صارف سروے کا تازہ ترین مرحلہ جنوری 2021ء میں منعقد کیا گیا۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ صارفین کا اعتماد اب بھی منفی زون میں ہے لیکن مایوسی آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ جہاں تک اعتماد کاروبار سروے کے نتائج کا تعلق ہے تو یہ بات اجاگر کی گئی کہ دسمبر 2020ء میں کاروباری طبقے کا اعتماد تین سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ اسی طرح، پرچیزنگ انڈیکس (پی ایم آئی) میں بھی مزید بہتری آئی ہے، جو گزشتہ دو سال میں بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔

33- یہ بتایا گیا کہ تازہ ترین سروے میں کاروبار کی مہنگائی کی توقعات میں کمی واقع ہوئی، جبکہ مہنگائی کے لیے صارفین کی توقعات تقریباً جوں کی توں ہیں، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مہنگائی کے ضمن میں کاروبار اور صارفین دونوں کی توقعات خاصی مستحکم ہیں۔

34- بینک لینڈنگ سروے (بی ایل ایس) پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ مجموعی طور پر قرضے کی طلب بلند رہنے کی امید ہے۔

35- اس کے بعد اسٹاف نے دوسرے پیش گوؤں کے سروے (Survey of Other Forecasters) کے نتائج سے آگاہ کیا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ مارکیٹ کے تجزیہ کاروں نے توقع ظاہر کی ہے کہ مالی سال 21ء میں حقیقی جی ڈی پی 1.0 فیصد سے 3.0 فیصد تک بڑھے گی، اور مالی سال 21ء کی اوسط مہنگائی کا تخمینہ جنوری 2021ء میں ہونے والے تازہ ترین سروے کے مطابق بڑھ گیا ہے۔ یہ بات بھی اجاگر کی گئی کہ بیشتر پیش گو اور ماہرین کو اسٹیٹ بینک کی پالیسی شرح میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

36- نمو اور مہنگائی کے نقطہ نظر سے کمیٹی نے زری پالیسی کے موجودہ موقف کو نوزائیدہ بحالی کے ساتھ تعاون کے لیے مناسب سمجھا جبکہ یہ مہنگائی کی توقعات کو بھی بخوبی مستحکم اور مالی استحکام کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ تمام ارکان نے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا ووٹ دیا۔

37- کورونا سے وابستہ خاصی غیر یقینی صورت حال کی روشنی میں تمام ارکان نے بھی اس بات کی حمایت کی کہ مستقبل کی رہنمائی فراہم کی جائے تاکہ معاشی عالمین کے ذریعے فیصلہ سازی اور پالیسی کی پیش گوئی میں سہولت رہے۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ بہت سے ترقی یافتہ ملکوں کے مرکزی بینک آگے کی رہنمائی دیتے ہیں اور بہت سی ابھرتی ہوئی مارکیٹوں کے مرکزی بینکوں نے بھی کورونا کی وبا کے دوران یہی طرز عمل اختیار کیا ہے۔ انڈونیشیا اور برازیل جیسی ابھرتی ہوئی مارکیٹوں کے مرکزی بینک حال ہی میں مارکیٹ کو آئندہ کے لیے رہنمائی جاری کرتے رہے ہیں۔ اس طرز عمل کے فائدے اور نقصانات پر بحث کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی گئی کہ اس کا بنیادی نقصان یہ ہے کہ مستقبل کی راہ عمل محدود ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس، آگے کی رہنمائی جاری کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ جب غیر یقینی صورت حال معمول سے زیادہ ہو تو سرمایہ کاروں اور دیگر معاشی عالمین کو مستقبل کے فیصلے کرنے کا اعتماد ملتا ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ موجودہ تناظر میں فوائد ممکنہ نقصانات سے زیادہ ہیں کیونکہ مستقبل قریب میں طلب کی بنیاد پر مہنگائی ہونے، مہنگائی کی غیر مستحکم توقعات، بیرونی پوزیشن پر دباؤ یا مالی استحکام کے لیے دیگر خطرات دکھائی نہیں دیتے۔ چنانچہ، ایم پی سی نے یہ کہتے ہوئے آئندہ کی رہنمائی جاری کی کہ غیر متوقع پیش رفت کی عدم موجودگی میں مستقبل قریب میں زری پالیسی کی ترتیبات برقرار رہنے کی توقع ہے۔ جب بحالی زیادہ پائیدار ہو جائے گی اور معیشت پوری صلاحیت پر لوٹ جائے گی تو ایم پی سی توقع کرتی ہے کہ پالیسی ریٹ میں کوئی ردوبدل کیا جائے گا تاکہ معمولی مثبت حقیقی شرح سود بتدریج حاصل کی جائے۔

38- اس کے بعد کمیٹی نے زری پالیسی لکھوایا۔

فیصلہ:

- پالیسی ریٹ 7.0 فیصد پر برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان 22 جنوری، 2021ء منظور کیا جاتا ہے۔